جلد ۲۶ | مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلِ خدا اچھی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا متفقہ عقیدہ

کہ

صدقہ و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو۔ یا نہ ہو۔ مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے۔ اور ہزارہا دردمندوں کی دعاؤں کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں۔ کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے۔ اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری امر نہیں۔ کہ ہم اس کی تہ تک پہنچنے اور اس کی کنہ اور کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے جاننا ہے۔ کہ ایک شے ہونے والی ہے۔ اس لئے ہم کو جھگڑنے اور بحث میں پڑنے کی کچھ حاجت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی قضا و قدر کو مشروط بھی رکھا ہے۔ جو توبہ خشوع و خضوع سے ٹل سکتی ہیں۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے۔ تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمالِ حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے۔ جو اسے بیدار کرتا۔ اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے۔ اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربہ کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں۔ اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے۔ اور رَبِّیْ رَبِّیْ کہہ کر اس کو پکارتا۔ اور دعائیں مانگتا ہے۔ تو وہ رویا صالحہ یا الہامِ صحیحہ کے ذریعہ سے۔ ایک بشارت اور تسلّی پا لیتا ہے۔ میں نے اپنے ساتھ بارہا اللہ تعالیٰ کا یہ معاملہ دیکھا ہے۔ کہ جب میں نے کرب و قلق سے کوئی دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے رویا کے ذریعہ سے آگاہی بخشی۔ اِن قلق و اضطرار اپنے بس میں نہیں ہوتا۔ اس کا انشاء بھی فعل الٰہی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے۔ تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایک ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے۔ اور کروڑہا صلحاء و اتقیاء۔ اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔" (تقریر اور خط صفحہ ۱۵)

جماعت احمدیہ کے چند معززین کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت

بٹالہ ۱۳ ستمبر۔ آج ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی عدالت میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت کی تاریخ مقرر تھی۔ یہ مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ ضابطہ فوجداری (احتمال نقض امن) حکومت کی طرف سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ۔ جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ جنرل پریذیڈنٹ قادیان منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان اور میاں منگو صاحب چوکیدار اور چار احرار کے خلاف چلایا گیا ہے۔ مقدمہ بغیر سماعت ۱۹ ستمبر پر ملتوی ہو گیا۔ (رپورٹر الفضل)

حاجی عبدالرحمٰن احراری کیخلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف کی سماعت

گورداسپور ۱۳ ستمبر۔ حکومت کی طرف سے احراری عبدالرحمٰن بٹالوی پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف جو مقدمہ چل رہا ہے۔ آج جناب دیوان برہمناتھ صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں اسکی سماعت ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے جناب مسٹر کرم چند صاحب جینی سرکاری وکیل پیش ہوئے۔ اور ملزم کی طرف سے مسٹر شریف حسین۔ جناب چودہری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء بھی مقدمہ کی کارروائی سننے کیلئے لاہور سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز جناب مرزا عبدالحق صاحب وکیل گورداسپور اور جناب شیخ ارشد علی صاحب وکیل بٹالہ بھی موجود تھے۔ کارروائی سوا دس بجے شروع ہوئی۔ لالہ ارجن داس صاحب سٹینوگرافر دفتر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گواہ استغاثہ پر گزشتہ تاریخ سماعت کی جرح کے تسلسل میں مکرر جرح ہوئی۔ پھر غلام غوث کانسٹیبل بٹالہ۔ دین محمد ملازم چودہری غلام محمد صاحب ذیلدار بٹالہ۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور۔ اور جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی وکیل گورداسپور گواہان استغاثہ کی شہادتیں ہوئیں۔ ابھی آخری گواہ پر جرح جاری تھی۔ کہ وکیل ملزم نے ایک تحریری سوال دیا۔ جسے سرکاری وکیل نے غیر متعلق قرار دیا۔ اس پر عدالت نے حکم دیا۔ کہ ملزم کل اپنا تحریری بیان دے۔ کہ وہ اپنی تقریر کے کونسے حصے کو بالوضاحت تسلیم کرتا ہے۔ اس کے بعد پیشکردہ سوال کے متعلق یا غیر متعلق ہونے پر بحث ہو۔ کارروائی ½۱۲ بجے کے قریب کل پر ملتوی ہو گئی۔ مفصل بیانات کل کے پرچے میں درج کئے جائیں گے۔ (رپورٹر الفضل)

اخبار "احسان" کی غلط بیانی کی تردید

اخبار "احسان" لاہور مورخہ ۱۱ ستمبر میں "انجمن اتحاد ملت اور اتحاد المسلمین کا مشترکہ اجلاس" کے عنوان کے ماتحت نامہ نگار نے میرے متعلق لکھا ہے۔ کہ میں انکے زعم میں مشرف بہ اسلام ہو گیا ہوں۔ یعنے انکے خیال میں مجھے احمدیت سے تعلق نہیں رہا۔ میں ان کے اس بیان کی پرزور تردید کرتا ہوں۔ نہ مجھے انجمن اتحاد ملت اور اتحاد المسلمین کے کسی مشترکہ اجلاس کا علم ہے۔ نہ میں کبھی انکی جامع مسجد میں گیا۔ مجھے اس مضمون کے نامہ نگار پر افسوس ہے۔ کہ اس نے کس قدر دیدہ دلیری سے غلط بیانی کی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر افسوس اخبار "احسان" کے ایڈیٹر پر ہے۔ جسے اپنی ذمہ داری کا قطعاً احساس نہیں۔ اور جو اسے جو کوئی غلط سلط لکھدے۔ وہ بغیر تصدیق کئے اسے اپنے اخبار میں شائع کر دیتا ہے۔ خاکسار۔ عبدالرحمٰن خاکی گورنمنٹ ہائی سکول مری۔

رسالہ ہدایت نامہ تعلیم و تربیت

تمام جماعتیں جلد منگوا کر مستفید ہوں

نظارت ہذا نے ایک رسالہ موسومہ "ہدایت نامہ تعلیم و تربیت" جماعتہائے احمدیہ کے لئے بطور لائحہ عمل چھپوایا ہے۔ اس میں مختصراً جملہ امور تعلیم و تربیت سے متعلق آ گئے ہیں۔ اور کارکنان تعلیم و تربیت کے لئے راہنمائی کا کام دیتا ہے تمام جماعتوں اور دینیات کے اساتذہ تک کے پاس اس رسالہ کا ہونا ضروری ہے نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اعلان دیکھتے ہی حسب ضرورت مینجر صاحب بکڈپو تالیف و تصنیف سے منگوالیں اور سکرٹریان تعلیم و تربیت کے سپرد کر کے اس کے مطابق عمل شروع کرا دیں۔ ایک رسالہ تین آنہ (مع محصولڈاک) میں روانہ کیا جائے گا۔ کتابت اور طباعت نہائت عمدہ ہے۔ اور سفید ڈمی کاغذ پر چھپا ہے۔ اور ۲۷ صفحہ حجم ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو ایک ضروری اطلاع

آج کل مدرسہ احمدیہ کے طلباء موسمی رخصتوں پر اپنے اپنے گھروں میں گئے ہوئے ہیں۔ یہ رخصتیں ختم ہو کر انشاء اللہ مدرسہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۸ء کو بروز ہفتہ کھلے گا۔ میں تمام طلباء کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ وہ قادیان میں مدرسہ کھلنے سے ایک دو دن قبل آ جائیں۔ تاکہ مدرسہ کھلتے ہی وہ وقت مقررہ پر حاضر ہو سکیں کیونکہ عین وقت پر چلنے سے بعض دفعہ گاڑی نہ ملنے یا بعض اور موانع کی وجہ سے طلباء وقت پر نہیں پہونچ سکتے۔ علاوہ ازیں بعض طلباء جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ آتے ہیں۔ اور چونکہ جامعہ احمدیہ یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کو کھلے گا۔ اس طرح مدرسہ کے ایسے طلباء ایک ہفتہ کے بعد پہونچیں گے۔ اس لئے میں مدرسہ کے تمام طلباء کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ وہ اگر خواہ کوئی وجہ کیوں نہ ہو مدرسہ میں ۲۴ ستمبر ۱۹۳۸ء کو صبح ½۶ بجے نہ پہونچیں گے وہ مستحق ہوں گے کہ ان کا نام کاٹ دیا جائے۔ اس کے علاوہ مدرسہ کی ساتویں چھٹی اور پانچویں جماعت کے طلباء کو موسمی رخصتوں سے قبل یہ آرڈر دیا جا چکا ہے۔ کہ مدرسہ کھلنے پر اگر وہ پہلے دن احمدیہ کی وردی میں حاضر نہ ہوئے۔ تو ان کی غیر حاضری تصور کی جائے گی۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ ہر سہ جماعتوں کے طلباء سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ ۲۴ ستمبر کو باوردی حاضر ہوں گے۔ ورنہ وہ غیر حاضر تصور کئے جا کر اس امر کے مستحق ہوں گے۔ کہ ان کا نام کاٹ دیا جائے۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

مبلغ فلسطین کی کراچی سے روانگی

کراچی ۱۰ ستمبر (بذریعہ ڈاک) مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ فلسطین معہ اہلیہ صاحبہ آج بخیریت کراچی پہونچے۔ اور اسی دن جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے احباب ان کی خیر و عافیت اور کامیابی کے لئے دعا کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۷ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین کی عبرتناک حالت

اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۹ ستمبر ۳۸ء میں ایک میلہ کے "چشمدید حالات" شائع کئے گئے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ:-

"بموقع عرس و میلہ۔ اور ہر جمعرات شریعت مطہرہ کے خلاف کام ہوتے ہیں"

اس کے علاوہ کئی قسم کی برائیوں اور خلافِ شرع امور کا تفصیل سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کی اس عبرتناک حالت کا رونا روتے ہوئے اخبار "اہلحدیث" نے لکھا ہے:-

"قادیانی میرو! ان دو مراسلوں میں جو نمونہ امتِ مسلمہ کا دکھایا گیا ہے۔ اس کی مزید تفصیل معلوم کرنی چاہو۔ تو پیرانِ کلیر۔ اجمیر اور سب سے زیادہ بمونہ ضلع گونڈہ بستی میں جا کر سالار غازی کا مزار دیکھو۔ کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ مزارات کے واقعات کو سامنے رکھ کر شہری اور دیہاتی مسلمانوں میں بے دینی۔ ترکِ صلوٰۃ۔ ترکِ صیام۔ بدمعاملگی۔ ترکِ اخلاق۔ کینہ توزی کو بھی ملحوظ رکھ کر یہ بتاؤ۔ کہ یہی مسلمان ہیں۔ جو مرزا صاحب کی تعلیم سے متقی بنے ہیں۔ جن کی نسبت مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا کہ میں اس لئے آیا ہوں۔ کہ مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بنا دوں۔ اگر یہ لوگ اصلی معنی میں متقی عند اللہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ ان کی توحید میں خلل ہے۔ تو خدارا انصاف سے بتاؤ۔ کہ مرزا صاحب کامیاب گئے۔ یا ناکام؟"

حیرت ہے۔ کہ مسلمانوں کی اس زبوں حالی۔ اور ناگفتہ بہ گمراہی کے تذکرہ کے موقعہ پر اخبار "اہلحدیث" نے یہ سوال کیوں اٹھایا۔ کہ "مرزا صاحب کامیاب گئے۔ یا ناکام؟" جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و مہدویت پر ایمان نہیں لائے۔ نہ وہ کسی مصلح کے آنے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ بلکہ "اہلحدیث" کے پڑھائے ہوئے سبق کے مطابق وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت ہونا ان کے لئے کافی ہے۔ پھر ان کی گمراہی کی ذمہ واری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیونکر عائد ہوتی ہے۔ لیکن اگر ان نام کے مسلمانوں کی بے دینی اور گمراہی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں لائے۔ بلکہ آپ کے مکفر اور مکذب ہیں۔ آپ کی "ناکامی" کا باعث قرار دی جا سکتی ہے۔ تو تمام انبیائے کرام خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق تمام غیر مسلم لوگوں کی بدکرداریاں کیوں یہی نتیجہ پیدا نہیں کرتیں:-

دراصل وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس قسم کے اعتراضات کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والاصفات پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور مخالفین اسلام کو موقعہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ان کی تقلید کرتے ہوئے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف زبان اعتراض دراز کریں۔ اگر دنیا میں کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ کسی رسول کے مبعوث ہونے پر اس کے منکرین اور مخالفین عداوت اور مخالفت پر ڈٹے رہنے کے باوجود روحانیت کے اعلےٰ مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ تمام برائیوں اور مکروہات سے پاک و صاف ہو گئے ہیں۔ نیک اور پارسا بن گئے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کے منکرین اور مکفرین کیوں ابھی تک قعر ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور کیوں برائیوں اور فواحش میں مبتلا ہیں۔ لیکن اگر کبھی ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ماموروں سے بے جا عداوت اور دشمنی کی وجہ سے وہ کفر اور گمراہی میں اور زیادہ ترقی کریں۔ تو موجودہ زمانہ میں مسلمان کہلانے والے خدا تعالےٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے اور آپ کی مخالفت میں انتہائی زور صرف کرنے کے نتیجہ سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔ وہ نتیجہ رونما ہو رہا ہے۔ اور خود مخالفین احمدیت اسے پیش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والے روز بروز گمراہی اور بے دینی میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اسلام سے انہیں واسطہ نہیں رہا:-

یہ حالات جہاں یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ بہت بڑے مصلح اور خدا تعالےٰ کے مامور کا محتاج ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ جو لوگ اپنی اصلاح کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ جو اس کی مخالفت اور عداوت سے باز نہیں آتے۔ ان کی حالت کا بد سے بدتر ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ساری ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں کسی کا یہ کہنا کہ ان کی خود بخود ہی اصلاح کیوں نہیں ہو جاتی۔ اور حضرت مرزا صاحب اپنے دعوےٰ میں اس وقت تک صادق نہیں ثابت ہو سکتے۔ جب تک لوگ آپ کے انکار اور مخالفت پر قائم رہتے ہوئے نیک اور پارسا نہیں بن جاتے۔ حد درجہ کی نادانی۔ اور جہالت ہے۔ اگر پانی پیئے بغیر پیاس نہیں بجھ سکتی۔ اگر کھانا کھائے بغیر بھوک دور نہیں ہو سکتی۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ روحانی طبیب کی ہدایات پر عمل کئے بغیر روحانی طہارت حاصل ہو سکے۔ اور روحانی آلائشوں سے نجات مل سکے:-

کاش ایسے لوگ دین کی اہمیت پوری طرح سمجھیں۔ اور اس کے برکات حاصل کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے۔ ان کا خیال رکھیں:-

خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا انکار کرنا بجائیکہ خدا تعالےٰ نے آپ کی صداقت کے ثبوت میں بے شمار نشانات دکھائے ہیں۔ آپ کے خلاف سر سے لے کر پاؤں تک زور لگانا بجائیکہ خدا تعالےٰ نے آپ کو ساری دنیا کے مقابلہ میں باوجود تن تنہا۔ اور بے سروسامان ہونے کے کامیابی بخشی۔ اور آپ کی جماعت کو کامیاب کر رہا ہے۔ آپ کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کرنا بجائیکہ عرش کے مالک خدائے قدوس نے آپ کی تعریف فرمائی۔ اور آپ کو اپنا محبوب ٹھہرایا۔ اور پھر یہ توقع رکھنا کہ بے دینی۔ بدمعاملگی۔ ترکِ اخلاق۔ کینہ توزی اور دیگر بدترین افعال سے مخلصی حاصل ہو جائے۔ نہایت لغو بات ہے۔ یہ توقع اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے جبکہ سچے دل کے ساتھ خدا تعالےٰ کے مامور کو قبول کیا جائے۔ اور اس کے ارشادات پر عمل کر...

مسائلِ وراثت زیر آیات قرآن کریم

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

(۸)

اولاد کے حصوں اور صلبی بھائی بہنوں کے حصوں کی تساوی

چوتھی قابل توضیح بات یہ ہے۔ کہ اولاد کے حصوں کے ذکر میں بھی بعض پہلوؤں کو صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور بعض کے متعلق تدبر کا موقعہ دیا گیا ہے۔ اور صلبی بھائیوں اور بہنوں کے ذکر میں بھی بعینہٖ یہی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ جن امور کے متعلق ایک جگہ پر تدبر کا موقعہ دیا گیا ہے انہیں دوسری جگہ پر کھول دیا گیا ہے۔ مثلاً اولاد کے ذکر میں تصریح سے یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ اگر اولاد صرف نرینہ ہو تو اسے کیا ملیگا۔ تو اولاد کے قائمقام یعنی صلبی بھائیوں کے ذکر میں اس کا اظہار کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ کل ترکہ پر بھی حاوی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح اولاد کے ذکر میں بظاہر اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ اگر اولاد میں صرف دو لڑکیاں ہوں۔ تو انہیں کیا ملے گا۔ اور صلبی بہنوں کے ذکر میں صراحت سے یہ مذکور نہیں۔ کہ دو سے زیادہ بہنوں کو کیا ملے گا۔ مگر ایک موقعہ کی آیت کو دوسرے مقام کی آیت پر عرض کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ دو لڑکیوں کا اور دو سے زیادہ لڑکیوں کا۔ اور اسی طرح دو بہنوں کا اور دو سے زیادہ بہنوں کا ایک ہی حکم ہے۔ اور مادری بھائیوں اور بہنوں کے ذکر میں جو یہ ارشاد ہے کہ وَاِنْ کَانُوْٓا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَھُمْ شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ۔ وہ بھی اسی حقیقت کی طرف راہنمائی کر رہا ہے۔

اعیانی بہنوں کی موجودگی میں علاتیوں کا حصہ

پانچویں بات یہ قابل توضیح ہے۔ کہ جس طرح لڑکے کی موجودگی میں پوتوں اور پوتیوں کو کچھ نہیں مل سکتا۔ اور لڑکیوں کی موجودگی میں پوتیاں اور پوتے حسب گنجائش وراثت میں حصہ دار تو ہوسکتے ہیں۔ لیکن لڑکیوں کے مقابل پر انہیں کالعدم شمار کیا جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح اعیانی بھائی کی موجودگی میں علاتی بھائیوں اور بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور اعیانی بہنوں کی موجودگی میں علاتی بھائی اور بہنیں حسب گنجائش وارث بن سکیں گے۔ لیکن اعیانی بہنوں کے مقابل پر انہیں کالعدم سمجھا جائے گا۔ اور اگر اعیانی بہن ایک ہو۔ اور اعیانی بھائی کوئی نہ ہو۔ اور علاتی بہنیں بھی موجود ہوں اور علاتی بھائی کوئی نہ ہو۔ تو جس طرح صرف ایک لڑکی کی موجودگی میں اکیلی پوتی کو یا متعدد پوتیوں کو جن کے ساتھ کوئی پوتا موجود نہ ہو چھٹا حصہ ملتا ہے۔ اسی طرح ان علاتی بہنوں کو بھی چھٹا حصہ ہی ملے گا یعنی جس طرح لڑکی اور پوتیوں کو مجموعی طور پر $\frac{2}{3}$ کا حقدار قرار دے کر اس میں سے $\frac{1}{2}$ لڑکی کو دے دیا جاتا ہے۔ اور اس کا باقی حصہ $\frac{1}{6}$ پوتی یا پوتیوں کو ملتا ہے۔ اسی طرح اعیانی بہن اور علاتی بہنوں کو مجموعی طور پر $\frac{2}{3}$ حصہ دے کر اسے ان میں اس طور پر تقسیم کیا جائے گا۔ کہ اعیانی بہن کو $\frac{1}{2}$ ملے گا۔ اور علاتی بہنوں کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملیگا۔ اور جس طرح دو یا دو سے زیادہ لڑکیوں کی موجودگی میں جن کے ساتھ کوئی لڑکا موجود نہ ہو پوتیوں کو جن کے ساتھ یا ان سے نیچے کوئی لڑکا (پوتا۔ پڑپوتا وغیرہ) موجود نہ ہو کچھ نہیں ملتا۔ اسی طرح دو یا دو سے زیادہ اعیانی بہنوں کی موجودگی میں جن کے ساتھ اعیانی بھائی کوئی موجود نہ ہو۔ علاتی بہنوں کو جن کے ساتھ کوئی علاتی بھی موجود نہ ہو۔ کچھ نہیں ملے گا۔

صلبی بہنوں کا حصہ محض اضافی طور پر

چھٹی بات قابل توضیح یہ ہے کہ جس طرح ایک لڑکی کا حصہ جس کے ساتھ کوئی لڑکا نہ ہو محض اضافی طور پر $\frac{1}{2}$ ہوتا ہے۔ اور ایک سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ جن کے ساتھ کوئی لڑکا موجود نہ ہو محض اضافی طور پر $\frac{2}{3}$ ہوتا ہے۔ اور گنجائش کی شرط سے مشروط ہوتا ہے۔ اور جب گنجائش اس اندازہ کے اندر انہیں حصہ ملتا ہے۔ اسی طرح صلبی بہن یا بہنوں کا حصہ بھی اضافی طور پر ہی $\frac{1}{2}$ یا $\frac{2}{3}$ ہوتا ہے۔ اور اس حد کے اندر حسب گنجائش انہیں حصہ دیا جاتا ہے۔ پس اگر ایک متوفی کے پسماندگان۔ اس کی ماں ایک اخیافی بھائی۔ اور دو اعیانی بہنیں ہوں۔ تو چونکہ ماں کو اس کا پورا حق یعنی $\frac{1}{6}$ اور مادری بھائی کو اس کا پورا حق یعنے $\frac{1}{6}$ دینے کے بعد باقی $\frac{2}{3}$ حصہ بچتا ہے۔ اور دو اعیانی بہنوں کا حصہ زیادہ سے زیادہ $\frac{2}{3}$ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کل $\frac{2}{3}$ حصہ مل جائے گا۔ اور اگر اخیافی بھائی دو یا دو سے زیادہ ہوں۔ اور اعیانی بہن ایک ہو۔ تو اسے بھی پورا $\frac{1}{2}$ حصہ مل جائے گا۔ کیونکہ ماں کا حصہ $\frac{1}{6}$ اور اخیافی بھائیوں کا حصہ $\frac{1}{3}$ نکالنے کے بعد باقی $\frac{1}{2}$ بچتا ہے۔ اور اعیانی اکیلی بہن کا حصہ بھی $\frac{1}{2}$ ہی ہوتا ہے۔ لیکن اگر اعیانی بہنیں بھی دو سے زیادہ ہوں گی۔ تو انہیں کل ترکہ کا $\frac{2}{3}$ حصہ نہیں بلکہ $\frac{1}{2}$ حصہ ہی ملے گا۔ کیونکہ ماں کا حصہ $\frac{1}{6}$ اور اخیافی بھائیوں کا حصہ $\frac{1}{3}$ نکالنے کے باقی $\frac{1}{2}$ ہی بچتا ہے جو بہرحال $\frac{2}{3}$ کے اندر ہے۔ پس یہ $\frac{1}{2}$ حصہ اعیانی بہنوں کو مل جائے گا۔

صلبی بھائیوں کے مفہوم کی وسعت

ساتویں بات قابل توضیح یہ ہے۔ کہ جس طرح میت کی بلاواسطہ اولاد کی غیر موجودگی میں اس کی بالواسطہ اولاد کو بلاواسطہ اولاد کی جگہ مل جاتی ہے۔ اور اگر بالواسطہ اولاد بھی موجود نہ ہو۔ تو اولاد کی قائمقامی کا حق باپ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور باپ کے وفات یافتہ ہونے کی صورت میں میت کے باپ کی اولاد کو میت کی اولاد کا قائم مقام قرار دے دیا جاتا ہے۔ اسی طرح صلبی بھائیوں کی غیر موجودگی میں ان کا قائمقام ان کی اولاد کو شمار کیا جاتا ہے۔ اور اگر ان کی اولاد بھی نہ ہو۔ تو یہ حق میت کے دادا کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور اگر دادا فوت شدہ ہو۔ تو یہ حق اسکے دادا کی اولاد یعنے اس کے باپ کے اعیانی بھائیوں کی طرف اور اعیانیوں کی غیر موجودگی کی صورت میں اسکے باپ کے علاتی بھائیوں کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اور اگر باپ کا اعیانی بھائی بھی کوئی موجود نہ ہو۔ اور علاتی بھائی کوئی زندہ نہ ہو۔ تو یہ حق باپ کے اعیانی بھائیوں کی اولاد کی طرف اور ان کی غیر موجودگی کی صورت میں باپ کے علاتی بھائیوں کی اولاد کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ لیکن بہنوں کی جگہ کسی کو نہیں مل سکے گی۔ یعنے باپ کی اولاد میں سے سوائے اس کی لڑکیوں یعنے میت کی صلبی بہنوں کے اور کوئی غیر نرینہ فرد وارث نہیں ہوسکے گا۔ اور دادا پردادا کی اولاد میں سے تو قطعاً کوئی بھی غیر نرینہ فرد وارث نہیں ہوگا۔ اور باپ یا دادا یا پردادا وغیرہ کا کوئی مادری بھائی بھی وارث نہیں ہوسکے گا۔

چند توضیحی مثالیں

پس اگر ایک متوفی کے پسماندگان اس کے والدین ایک لڑکی ایک بیوی ایک مادری بھائی اور ایک حقیقی یعنے اعیانی بھائی ہیں۔ تو

اس کی والدہ کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ کیونکہ اس کی اولاد (ایک لڑکی) موجود ہے۔ اور لڑکی کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملے گا۔ اور اس کی بیوی کو $\frac{1}{8}$ حصہ ملے گا۔ کیونکہ اس کی اولاد (ایک لڑکی) موجود ہے اور اس کے باپ کو $\frac{1}{6} + \frac{1}{24} = \frac{5}{24}$ حصہ ملے گا۔ $\frac{1}{6}$ اس لئے کہ اولاد کی موجودگی میں باپ کا معین حصہ $\frac{1}{6}$ ہوتا ہے۔ اور $\frac{1}{24}$ اس لئے کہ اور کوئی حقدار باقی نہیں ہے۔ کیونکہ مادری بھائی نہ اولاد کی موجودگی میں وارث ہو سکتا ہے۔ نہ باپ کی موجودگی میں۔ اور اعیانی بھائی بھی باپ کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتا۔ پس جو کچھ بچے گا۔ وہ بھی باپ کو ہی ملے گا۔

اور اگر پسماندگان صرف ماں۔ بیٹی۔ بیوی۔ اخیافی (مادری) بھائی۔ اور اعیانی بھائی ہوں۔ اور باپ پہلے وفات پا چکا ہو۔ تو ماں کو $\frac{1}{6}$۔ بیٹی کو $\frac{1}{2}$ اور بیوی کو $\frac{1}{8}$ حصہ ملے گا۔ اور جو باقی $\frac{5}{24}$ حصہ بچے گا۔ وہ اعیانی بھائی کو مل جائے گا اور اخیافی بھائی کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ اولاد کی موجودگی میں اخیافی وارث نہیں ہو سکتا۔

اور اگر لڑکی بھی پہلے فوت ہو چکی ہو۔ تو ماں کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ کیونکہ ایک اخیافی بھائی۔ اور ایک اعیانی بھائی۔ یعنی کل دو بھائی موجود ہیں۔ اور دو بھائیوں کی موجودگی میں ماں کو $\frac{1}{6}$ حصہ ہی ملتا ہے۔ اور بیوی کو $\frac{1}{4}$ حصہ ملے گا۔ کیونکہ میت کی اولاد کوئی موجود نہیں۔ اور اخیافی بھائی کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ اور جو باقی $\frac{5}{12}$ حصہ رہے گا۔ وہ اعیانی بھائی کو مل جائیگا (یاد رہے۔ کہ اعیانی یا علاتی کی موجودگی میں اخیافی۔ اور اخیافی کی موجودگی میں اعیانی۔ یا علاتی وارث ہو سکتے ہیں)

اور اگر پسماندگان ماں۔ دادا۔ بیٹی۔ بیوی۔ ایک اعیانی بھائی اور ایک اخیافی بھائی ہوں۔ تو ماں کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ اور دادا کو بھی $\frac{1}{6}$ حصہ ہی ملے گا۔ کیونکہ اولاد موجود ہے۔ اور بیٹی کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملے گا۔ اور بیوی کو $\frac{1}{8}$ حصہ ملے گا۔ اور اخیافی بھائی کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ دادا کی موجودگی میں اخیافی وارث نہیں ہو سکتا۔ اور اعیانی بھائی کو باقی ترکہ یعنی $\frac{1}{24}$ حصہ ملے گا۔

اور اگر پسماندگان ماں۔ بیوی۔ اعیانی بہن۔ اخیافی بہن۔ پوتی اور چچا یعنی باپ کا اعیانی بھائی ہوں تو ماں کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ کیونکہ اولاد یعنی پوتی موجود ہے۔ بیوی کو $\frac{1}{8}$ حصہ ملے گا۔ پوتی کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملے گا۔ اور اعیانی بہن کو باقی ترکہ یعنی $\frac{5}{24}$ حصہ ملے گا۔ اور اخیافی بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ اولاد موجود ہے اور چچا کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ وہ میت کے دادا کی اولاد ہے۔ اور میت کے باپ کی اولاد (اعیانی بہن) موجود ہے اور باپ کی اولاد دادا کی اولاد پر ترجیح رکھتی ہے۔ پس اس صورت میں بہن کی موجودگی کے باعث چچا کو کچھ نہیں ملے گا۔

اور اگر پوتی پہلے فوت ہو چکی ہو تو ماں کو $\frac{1}{6}$۔ بیوی کو $\frac{1}{4}$۔ اخیافی بہن کو $\frac{1}{6}$۔ اعیانی بہن کو $\frac{5}{12}$ حصہ ملے گا۔ اور چچا کو کچھ نہیں ملے گا۔

اور اگر ماں بھی وفات یافتہ ہو۔ تو بیوی کو $\frac{1}{4}$۔ اور اخیافی بہن کو $\frac{1}{6}$۔ اعیانی بہن کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملے گا۔ اور باقی کا $\frac{1}{12}$ حصہ چچا کو ملے گا۔

اور اگر پسماندگان ایک علاتی بھائی ایک اعیانی بہن۔ اور ایک اعیانی بھائی کا لڑکا۔ اور دادا ہو۔ تو اعیانی بہن کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملے گا۔ اور دادا کو $\frac{1}{6}$ حصہ۔ اور باقی $\frac{1}{3}$ حصہ علاتی بھائی کو ملے گا۔ اور اعیانی بھائی کے لڑکے کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور اگر علاتی بھائی فوت شدہ ہو۔ تو وہ $\frac{1}{3}$ حصہ اعیانی بھائی کے لڑکے کو مل جائے گا۔

اور اگر پسماندگان اعیانی بہن اعیانی بھائی کا لڑکا۔ اعیانی بھائی کی لڑکی۔ اور باپ کا اعیانی بھائی یعنی میت کا چچا۔ اور باپ کی اعیانی بہن یعنی میت کی پھوپھی ہوں۔ تو اعیانی بہن کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملے گا۔ اور باقی $\frac{1}{2}$ حصہ اعیانی بھائی کے لڑکے یعنی میت کے بھتیجے کو مل جائے گا۔ اور باقی پسماندگان کو کچھ نہیں ملے گا۔ اعیانی بہن کو $\frac{1}{2}$ اس لئے ملے گا۔ کہ وہ اپنے مرتبہ میں اکیلی بہن ہے اور اعیانی بھائی کے لڑکے کی موجودگی میں چچا کو اس لئے کچھ نہیں مل سکتا کہ بھتیجا باپ کی اولاد ہے۔ اور چچا دادا کی اولاد ہے۔ اور باپ کی اولاد نرینہ کی موجودگی میں دادا کی اولاد کو کچھ نہیں مل سکتا۔ اور بھتیجی اور پھوپھی کو اس لئے کچھ نہیں مل سکتا کہ صلبی بہن (خواہ اعیانی ہو۔ یا علاتی) کے سوا باپ دادا پردادا وغیرہ کی اولاد کا کوئی غیر نرینہ فرد وارث ہوتا ہی نہیں۔ اور اگر اعیانی بہن فوت شدہ فرض کی جائے۔ تو تمام ترکہ بھتیجے کو مل جائے گا۔ اور اگر بہن تو موجود ہو۔ مگر بھتیجا (اعیانی بھائی کا لڑکا) موجود نہ ہو تو باقی نصف حصہ کا حقدار چچا ہوگا۔

اور اگر پسماندگان۔ باپ کی اعیانی بہن یعنی میت کی پھوپھی۔ دادا کے علاتی بھائی کا پوتا۔ پردادا کے اعیانی بھائی کا لڑکا۔ اور پردادا کا باپ موجود ہوں۔ تو پردادا کے باپ کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ کیونکہ وہ آباء میں سے ہے۔ اور اس سے قریب کا کوئی اَب موجود نہیں ہے۔ اس لئے وہ سب سے مقدم طور پر اپنے محدود حصہ کا حقدار ہوگا۔ اور پھوپھی کو اس لئے کچھ نہیں ملے گا۔ کہ آباء کی اولاد میں سے کوئی غیر نرینہ فرد سوائے میت کی بہن کے وارث ہو ہی نہیں سکتا۔ اور باقی کل ترکہ یعنی $\frac{5}{6}$ حصہ دادا کے علاتی بھائی کے پوتے کو مل جائے گا۔ کیونکہ اس کے مقابل پر پردادا کا بھائی ہے۔ جو اس کے مقابل پر وارث نہیں ہو سکتا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دادا کے بھائی کا پوتا پردادا کی اولاد میں سے ہے۔ اور پردادا کے بھائی کا لڑکا پردادا کے باپ کی اولاد میں سے ہے۔ اور پردادا کی اولاد کی موجودگی میں پردادا کے باپ کی اولاد حقدار نہیں ہوتی۔

اور اگر کسی متوفی کے پسماندگان ایک علاتی بھائی۔ دادا۔ دادی۔ چچا (باپ کا اعیانی بھائی) ایک اعیانی بہن اور ایک اخیافی بہن ہوں۔ تو اعیانی بہن کو $\frac{1}{2}$۔ دادا کو $\frac{1}{6}$۔ دادی کو $\frac{1}{6}$ اور علاتی بھائی کو باقی $\frac{1}{6}$ ملے گا۔ اور باقی پسماندگان میں سے کسی کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ چچا اور اخیافی بھائی یا بہن دادا کی موجودگی میں وارث نہیں ہو سکتے۔

سہ ماہی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کا شکریہ

سہ ماہی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی پہلی قسط اخبار "الفضل" ۸ ستمبر ۱۹۳۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔ دوسری قسط اب شائع کی جاتی ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہے:-

۲۶- شیرپور خورد
۲۷- رائے پور پٹیالہ
۲۸- ٹانوری
۲۹- آگرہ
۳۰- جے پور
۳۱- جودھپور
۳۲- میرٹھ
۳۳- شاہجہان پور
۳۴- علی پور کھیڑہ
۳۵- چندوسی
۳۶- کنڈرا پاڑہ
۳۷- رانچی
۳۸- بنگال پراونشل
۳۹- حیدرآباد دکن
۴۰- سکندرآباد دکن
۴۱- یادگیر
۴۲- رائے پور
۴۳- شیموگہ
۴۴- پینگاڈی
۴۵- کولمبو سیلون
۴۶- مگوئی
۴۷- مانڈے
۴۸- نیروبی
۴۹- گولڈ کوسٹ
۵۰- سرابایا جاوا
۵۱- مسقط

ناظر بیت المال قادیان

ٹریکٹ اظہار حق پر ایک ناقدانہ نظر

امتِ محمدیہ میں امتی نبی آسکتا ہے

گزشتہ مضمون میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے ثابت کیا تھا۔ کہ آپ کا دعوےٰ امتی نبی ہونے کا تھا نہ کہ تشریعی نبوت کا۔ اور یہ قسم نبوت کی ایسی ہے۔ کہ اس کا دروازہ تاقیامت کھلا ہے۔ اس کے ثبوت میں قرآن کریم واحادیث اور اقوال بزرگانِ سلف نہایت اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

قرآن کریم سے اجرائے نبوت کا ثبوت

(۱) يَا بَنِيْ آدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (اعراف ع ۴) اے بنی آدم ضرور آئیں گے تمہارے پاس رسول تم میں سے جو بیان کریں گے تمہارے سامنے میری آیتیں۔ پس جو لوگ پرہیزگاری اختیار کریں گے۔ اور اپنی اصلاح کرینگے ان کو کوئی ڈر اور غم نہ ہوگا۔

(۲) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ (نساء ع ۹) جو لوگ اطاعت کریں گے اللہ کی اور اس کے رسول کی پس وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائینگے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنے نبی صدیق شہید اور صالح اور یہ ان کے اچھے ساتھی ہوں گے۔

(۳) اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (حج آخری رکوع) اللہ تعالےٰ چنتا ہے یا چنیگا فرشتوں میں سے رسول اور انسانوں میں سے بھی۔ اس آیت میں يَصْطَفِيْ مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے چونکہ سلسلہ نبوت بند نہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے ایسا لفظ استعمال فرمایا۔ جس کے معنے صرف ماضی پر دلالت نہیں کرتے بلکہ تاقیامت جب کبھی ضرورت ہو خدا تعالےٰ اپنے وعدے يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ کے مطابق نبی مبعوث فرماتا رہے گا۔

احادیث سے ثبوت

احادیث میں بھی اجرائے نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور فرمایا لو عاش لکان صدیقاً نبیا۔ کہ اگر یہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نے نبی نہیں ہونا تھا۔ تو آپ کے اس قول کا کچھ مطلب ہی نہیں بنتا۔ (۲) قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدی (تکملہ مجمع البحار) حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ یہ تو بے شک کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ لیکن یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یعنی امتی نبی ہو سکتے ہیں۔

بزرگانِ سلف کا عقیدہ

اسی طرح متعدد قرآنی آیات و احادیث سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن چونکہ اکثر مسلمان قرآن کریم اور احادیث کو زیر مطالعہ نہیں رکھتے۔ اس لئے دینی مسائل سے ناواقف ہیں اور غلط فہمیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ ورنہ ان کے اور ہمارے مسلمہ بزرگ بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی اتباع میں نبی آسکتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کی آراء ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ وختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس (تفہیمات الٰہیہ) یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبی ختم ہو گئے۔ یعنے آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا۔ جسکو خدا تعالےٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے۔

(۲) مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی تحریر فرماتے ہیں۔ ”علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا۔ اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے۔ اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا۔ پس بہر تقدیر بعثت محمدیہ عام ہے“ (دافع الوساوس فی اثر ابن عباس صفحہ ۲)

(۳) مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے“ (تحذیر الناس) پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں ”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی ہمیشہ بوقت ضرورت آسکتے ہیں۔ اور یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے۔

باقی رہ گیا یہ امر کہ چونکہ اہل سنت والجماعت بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب عیسےٰ کے منتظر ہیں۔ اور مرزا صاحب کا دعوےٰ بھی مسیحیت کا تھا۔ اس لئے اس باب میں احمدی اور غیر احمدی دونوں برابر کے مجرم ہیں۔ محض غلط فہمی اور اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔

احمدی و غیر احمدی میں فرق

مولوی سمیع اللہ صاحب کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے خیال کے مطابق اب کسی مسیح و مہدی کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ احمدیوں کے خیال کے مطابق مسیح موعود آچکے ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کو ان لوگوں کے ساتھ برابر کا مجرم ٹھہرایا ہے جو حضرت عیسےٰ کی آمد کے اب تک منتظر ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ وہ جو مسیح کی آمد کے منتظر ہیں۔ اور ہم احمدی جن کے نزدیک مسیح موعود آچکے ہیں۔ ایک پوزیشن میں نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے آپ کی اتباع سے اور آپ کی غلامی کی برکت سے اس درجہ پر پہونچے ہیں۔ لیکن دوسر لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور کسی میں یہ اہلیت نہیں پائی جا سکتی

اس کام کے لئے امت موسویہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ اور وہ آکر امتہ محمدیہ کی اصلاح کریں گے۔ جو نہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں سے ہیں۔ نہ آپ کی اتباع سے انہیں درجہ نبوت ملا ہے۔ اور نہ آپ کی شریعت پر چلنے کے وہ مکلف ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہم جو عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان اور عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ کے بے مثال مقام کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے منتظر جو کچھ کہتے ہیں اس سے آپکی تنقیص ہوتی ہے۔ آپ کی شان کو بٹہ لگتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ناممکن ہے

پھر غیر احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہی عیسیٰؑ امتہ محمدیہ کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ جو ایک دفعہ پہلے بنی اسرائیل میں آچکے۔ صریح غلطی پر ہیں بلکہ بقول مولوی صاحب سخت مجرم ہیں جس کے چند ایک وجوہات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) قرآن کریم سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہے۔ اور ان کا دوبارہ آنا ناممکن امر ہے۔ اس لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ کسی زمانہ میں وہی آئیں گے قرآن کریم کے خلاف ہے۔

(۲) آنے والے مسیح کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اما مکم منکم یعنی تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ نہ کہ کسی دوسری امت میں سے اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی ہیں اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے ماتحت وہ ہمارے امام ہرگز نہیں ہو سکتے۔

(۳) عیسیٰ علیہ السلام رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (آل عمران) تھے۔ اور قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں آیا۔ کہ وہ امت محمدیہ کے لئے بھی رسول ہیں۔ اس لئے اگر بفرض محال آسمان سے آجائیں۔ تو پوچھنے والے ان سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ حضرت یہ کیا معمہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ تو آپ کو رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کہتا ہے۔ لیکن آپ امت محمدیہ کے لئے ہادی بن کر تشریف لے آئے ہیں۔ حالانکہ قرآن میں اس کا ذکر تک نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے خدا تعالےٰ آیت استخلاف میں ہمیں بتاتا ہے۔ کہ اے مسلمان مومنو تمہارا ہادی اور خلیفہ تمہیں میں سے ہوگا۔ اس لئے ہم آپ کو قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف کیونکر مان لیں؟ اس کا جواب ان کے پاس سوائے خاموشی کے کیا ہو سکتا ہے۔

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع کی ہتک کا باعث اور خدا تعالےٰ کی مقدس ہستی پر ایک بڑے اعتراض کا موجب ہے۔ کیونکہ اس حالت میں ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایسا کوئی لائق شخص پیدا نہیں ہو سکتا جو اس کی اصلاح کر سکے۔ اسی لئے ایک دوسری قوم کا فرد اس کی اصلاح کیلئے بھیجا جائے گا۔ اور صرف اسی غرض کے لئے خدا نے دو ہزار برس سے عیسیٰؑ کو آسمان پر بٹھا رکھا ہے۔ کہ شائد وہ امت محمدیہ میں ویسا فرد پیدا کرنے سے قاصر ہے۔

(۵) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو انہیں بہت سی قرآنی آیات کو منسوخ کر کے نئی آیات لانا ہونگی۔ کیونکہ قرآن میں ان کے متعلق کہیں آتا ہے کہ وہ اور ان کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ کہیں آتا ہے۔ کہ وہ رسولاً الی بنی اسرائیل تھے۔ وغیرہ۔ اب انہیں اس قسم کی آیات منسوخ کر کے یہ لکھنا ہوگا۔ کہ مسیح کی والدہ کھانا کھایا کرتی تھیں۔ اور مسیح اب بھی کھاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی لکھنا ہوگا۔ کہ مسیح ایک دفعہ بنی اسرائیل کی طرف رسول تھا۔ لیکن اب دوسری دفعہ خدا نے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ ظاہر ہے۔ کہ قرآن کریم کی کسی آیت میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا ہونا قطعی ناممکن ہے۔ اس لئے عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا بھی ناممکن ہے۔ اور اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے یقیناً خدا تعالےٰ کے نزدیک مجرم ہیں۔

مثیل عیسیٰ کی آمد

دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی جو پیشگوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ کا مثیل آئیگا یعنی امت محمدیہ میں سے ہی ایک شخص ہوگا۔ جو مسیح ابن مریم کا بروز ہونے کی وجہ سے مسیح کہلائیگا۔ قرآن کریم نے بھی عیسیٰ علیہ السّلام کی وفات ثابت کر کے بتا دیا کہ حضرت عیسیٰؑ خود نہیں آئیں گے۔ بلکہ ان کی صفات و خصائل کا کسی دوسرے شخص میں ظہور ہوگا۔ اور وہ حضرت مسیح کے ساتھ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح کہلائے گا۔

احادیث میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ گورا رنگ گھنگریالے بال اور فراخ سینہ آیا ہے۔ لیکن آنے والے مسیح موعود کا حلیہ گندمی رنگ اور سیدھے بال لکھا ہے۔ ان دلائل کے بعد کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنے والا مسیح دو الگ الگ شخصیتیں ہیں اور دونوں کو ایک ہی نام دینے کی غرض صرف یہ ہے کہ دونوں کی عادات و خصائل اور صفات اور کام میں ایک مشابہت ہوگی۔

دوبارہ نزول کا مطلب

اس کے علاوہ پہلی کتب مقدسہ بھی ہمارے اس دعوے کی تائید کرتی ہیں۔ کہ کسی کے دوبارہ نزول سے مراد اسی شخص کا آنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی عادات کے ساتھ کسی دوسرے شخص کا آنا ہوتا ہے۔ چنانچہ بائیبل میں آتا ہے۔

"خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے بیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا"

(ملاکی ۴ : ۵)

اور یہودیوں کا اس کے مطابق یہ عقیدہ تھا۔ کہ حضرت الیاسؑ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں۔ اس لئے ان کے خیال کے مطابق حضرت مسیح سے پہلے الیاس کا آنا ضروری تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے دعویٰ پیش کیا۔ تو یہودیوں نے کہا آپ سے پہلے الیاس کا آسمان سے آنا ضروری ہے۔ لیکن حضرت مسیح نے انہیں جواب دیا "الیاس تو آچکا لیکن انہوں نے اس کو پہچانا نہیں ... تب شاگردوں نے سمجھا کہ اس نے ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے۔ (متی) اور لوقا کی انجیل میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ذکر میں یہ الفاظ ہیں اور وہ اس کے آگے الیاس کی طبیعت اور خو پر چلیگا"

ان حوالجات سے بھی ظاہر ہے کہ توریت میں ایلیا کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی موجود تھی۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے مراد ایلیا کی خو بو پر دوسرے شخص کا آنا لیا ان دلائل کے ہوتے ہوئے ہر شخص کو اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی سے مراد ان کے مثیل کا آنا ہے۔ نہ کہ انہی کا۔

اب اگر کوئی شخص کہے کہ اچھا ہم نے مانا کہ عیسیٰ علیہ السّلام وفات پا چکے ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کسی مسیح نے بھی آنا ہے۔ اور آنا بھی بروزی رنگ میں ہے۔ تو ہم کس طرح مان لیں کہ وہ موعود مسیح مرزا صاحب ہی ہیں۔ اس کا ثبوت انشاء اللہ اگلے مضمون میں دیا جائے گا۔

خاکسار۔ خواجہ عبدالحمید ضیا
دہرہ دون

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

گذشتہ رپورٹ میں میں نے احمد جواہر صاحب کے مکان پر درس کی تجویز کا ذکر کیا تھا۔ یہ نوجوان غیر احمدیوں کی مسجد کے متولی کا لڑکا ہے اور بہت مخلص نوجوان ہے۔ چنانچہ حسب تجویز ان کے مکان پر درس ہوا۔ روز ہل کریپ۔ روز ہل۔ اور پورٹ لوئیس سے ان کے غیر احمدی رشتہ دار بھی آئے اور رات کے گیارہ بجے تک خوب توجہ سے تقریر سنی اور بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

تبلیغی دورہ

انجمن خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی دورہ کا انتظام کیا گیا جس کے پریذیڈنٹ مسٹر عبد الحمید زیاد علی ہیں اور سیکرٹری مسٹر محمد کہیہ۔ ایک غرض اس دورہ کی یہ تھی کہ ایک غیر احمدی نوجوان مسٹر عبد الحق ساکن بانبو جو کہ مخالفین سلسلہ کے گمراہ کن رسالہ جات کے زیر اثر احمدیت کے خلاف اشتہارات شائع کیا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ملاقات کی جائے۔ چنانچہ تیس آدمیوں کے قریب ہم ایک لاری میں ضروری کتب اور اشتہارات لے کر نکلے۔ اس سفر میں وانس پریذیڈنٹ ماز واحمد ابراہیم صاحب اچھا اور پریذیڈنٹ ہیڈ ماسٹر محمد عظیم سلطان غوث صاحب اور غیر احمدیوں کے متولی صاحب بھی تھے۔ جو کہ عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں۔ غرض مسٹر عبد الحق سے ملاقات ہوئی۔ اور اصل کتب سے حوالجات نکال کر بتائے گئے اس نے اچھی طرح محسوس کیا کہ غیر احمدی مولویوں کی تحریروں پر اعتبار کر کے اس نے بڑی غلطی کا ارتکاب کیا۔ اور اقرار کیا کہ بے شک اعتراض کرنے سے پہلے خود تحقیق کر لینی چاہیئے حاضرین پر اس گفتگو کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور غیر احمدی متولی صاحب بھی زیادہ تر اسی شوق میں ہمارے ہم سفر بنے تھے۔ مسٹر عبد الحق کے اشتہارات کا اس علاقہ کے لوگوں پر بہت اثر سنا جاتا تھا۔ اور سننے میں آیا کہ وہاں کے مسلمان کہتے تھے کہ اگر احمدی مولوی سچا ہے تو ہمارے علاقے میں آنے سے کیوں ڈرتا ہے لیکن اس ملاقات اور گفتگو نے ان پر مسٹر عبد الحق کی اور اس کے اشتہارات کی حقیقت اچھی طرح کھول دی۔

متفرق مقامات پر فرنچ اشتہارات "اسلامی تعلیم" تقسیم کئے گئے۔ جن میں اسلامی رواداری اور مخالفین سے حسن سلوک اور میل ملاقات کا ذکر تھا۔

انفلوائینزا کا زور

کچھ عرصہ سے موریشس میں انفلوائینزا کا بہت زور شور ہے شاید ہی کوئی شخص اس کے حملہ سے بچا ہو۔ بہت مریض نمونیا ہو کر مر رہے ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ احمدی بہت سخت بیمار ہو کر بھی شفایاب ہو گئے۔ میری چھوٹی لڑکی کی حالت بہت نازک ہو گئی تھی آنکھیں پھر گئیں۔ سانس بھی معلوم نہیں دیتا تھا۔ ظاہری تدابیر کے علاوہ فوراً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا گیا خدا کے فضل سے وہ اور ہم سب تندرست ہیں۔ ماز واچھا صاحب نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کی دوائی سے بہت مدد کی۔

مخلص نوجوان

لبنی زِدِ ءَجی ءَ میں ایک نوجوان مسٹر عبد القادر منگرو کنور ا عرصہ ہوا داخل سلسلہ ہوئے ہیں قبل ازیں ایک پارٹی نوجوانوں کی ان کے ساتھ تھی۔ مگر مخالفین کے خوف سے ان کے سب دوست دب گئے ان کو بہت مشکلات پیش آئیں۔ حتیٰ کہ عورت کو بھی طلاق دینا پڑی۔ میرے پاس دار السلام میں (جو ہماری روز ہل کی مسجد کا نام ہے) آئے اور اپنا سارا حال سنایا۔ میں نے ان کو تسلی دی اور نماز دعا کی بہت تاکید کی۔ اب ان کا خط آیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کی مشکلات آسان کر دی ہیں

وسے پی سے میں بھی ایک نوجوان میاں عبد العزیز نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ اس کی بھی مخالفت ہو رہی ہے۔ مگر وہ تن دہی سے تبلیغ کا حق ادا کر رہا ہے۔ چند روز ہوئے۔ وہ دار السلام میں جمعہ پڑھنے اور چندہ دینے آیا بہت مخلص نوجوان ہے۔

درس اور وعظ

بیماری کی افراتفری کی وجہ سے تبلیغی درسوں اور وعظوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ تاہم ایک درس عرصہ زیر رپورٹ میں روز ہل میں احمد جواہر صاحب کے مکان پر ہوا۔ تین درس بیا سیس میں عبد العظیم مرحوم کے مکان پر اور غلام حسین میرن مرحوم کے مکان پر اور عبدل فقیر محمد صاحب کے مکان پر۔ ایسا ہی ایک درس متائیں بلانس میں مسٹر محمد حنیف صاحب کے مکان پر ہوا۔ ایسا ہی ایک درس مسٹر عبد الحمید زیاد علی صاحب کے مکان پر۔ اور ایک خطبہ نکاح الٰہی بخش صاحب بہنوں کے مکان پر سینٹ پیئر میں پڑھا۔ اور ایک خطبہ نکاح محمد صدر علی صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے مکان پر اور ایک خطبہ میاں رمضان بخت صاحب کے مکان پر پڑھا۔ احمدی غیر احمدی ہندو اور عیسائیوں نے خطبات سنے۔ چند روز ہوئے ایک احمدی بچہ کو دفن کرنے کے بعد غیر احمدی بھی اپنی ایک میت قبرستان میں لائے۔ اس موقعہ پر ایک مختصر تقریر کا مجھے موقع مل گیا۔ غیر احمدی کثیر تعداد میں تھے۔ ان کے نوجوانوں نے خاص طور پر توجہ سے تقریر کو سنا۔

ایک ہونہار احمدی نوجوان

مسٹر نور محمد صاحب نوریا کے لڑکے احسن نوریا نے کالج میں امتیازی درجہ حاصل کیا اور سرکار سے گراں قدر تعلیمی وظیفہ انعام میں لیا۔ اس خوشی میں دار السلام میں ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کو بلا کر جلسہ کیا گیا۔ جس میں میں نے علم کے متعلق اسلامی تعلیم اور اس کی غرض اور پھر انگلستان میں نوجوانوں کے لئے اخلاقی مشکلات وغیرہ پر تقریر کی۔ اور ایک نصیحت نامہ لکھ کر بھی اس کو دیا۔ خدا تعالیٰ اس کو نیک اور سلسلہ احمدیہ کا سچا خادم بنائے اور بسلامت کامیاب واپس لائے

مباہلہ کا اثر

ابراہیم ہاث جو کہ سلسلہ کا اشد مخالف تھا۔ اور مسٹر عبد الحق بھی اسی کے زیر اثر ہمارے خلاف اشتہار بازی کر رہا تھا۔ مباہلہ کے بعد اس پر بہت مصیبتیں آئیں۔ اور اب چھ ماہ قید کی اس کو سزا ملی ہے

نو احمدی

ایک نوجوان سلیمان رستم ساکن کانچی ملتیپئر بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو احمدیت کا نیک نمونہ بنائے۔

درخواست دعا

میری کمر کے نیچے جہاں فقرات الظہر کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ سے ایک باریک سا سوراخ ہو گیا ہے۔ جس میں سے کچھ رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے۔ کہ ایسے نازک مقام پر ایسی حالت کا پیدا ہونا خدانخواستہ کسی موذی ناسور کا پیش خیمہ نہ ہو۔ احباب سے بادب صحت یابی کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ تا خدا تعالیٰ مجھے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا فرمائے۔

نیز یہ بھی کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تبلیغی روکیں دور کر دے اور سعید روحوں کے لئے ہدایت پانا آسان کر دے۔

خاکسار:- حافظ جمال
روز ہل ۲۰ اگست

تحریک جدید سال چہارم کے وعدے پورے کرنے والے احباب

جن احباب کے وعدے پورے نہیں ہوئے وہ فوری توجہ کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اپنی خوشی سے تحریک جدید سال چہارم کے وعدے پیش کرنے والے جن احباب نے اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر دئے ہیں۔ ان کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے کیلئے پیش کرنے کے بعد اس لئے شائع کی جا رہی ہے۔ کہ وہ احباب جن کا وعدہ ہے۔ کہ وہ سال کے آخر میں ادا کرینگے یا جن کی کچھ قسطیں باقی ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ تحریک جدید کا سال چہارم ختم ہونے کے بالکل قریب آگیا ہے۔ اگر وہ نہایت چوکس اور ہوشیار ہو کر اپنے وعدوں کو وقت کے اندر پورا کرنے کی کوشش نہیں کرینگے۔ تو اس امتحان میں ان کے فیل ہو جانے کا خطرہ ہے۔ جیسا کہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آپ لوگوں نے اس سال علاوہ عام چندوں یا وصیتوں کے اپنی مرضی سے تحریک جدید کے چندے اپنے اوپر واجب کئے ہیں۔ اور بعض نے جوبلی تحریک میں بھی حصہ لیا ہے۔ ان سب چندوں کو ملا کر میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سال اور آئندہ سال آپ لوگوں کے لئے سخت امتحان کے سال ہیں۔ اور ان کا اثر چونکہ تیسرے سال پر بھی پڑتا ہے۔ تیسرا سال بھی سخت ہی سمجھنا چاہئیے۔ گویا یہ تین سال آپ کی زندگیوں کے خاص قربانی والے سال ہیں۔ جن میں آپ نے اپنے ایمان کا امتحان دینا ہے۔ مگر کیا آپ نے اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے پوری تیاری کی ہے۔ یہ سوال ہے جس کا جواب اگر آپ اپنے ایمان کو بچانا چاہتے ہیں۔ آپ کو فوراً دینا چاہئیے"

"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چندہ تحریک جدید کے بارہ میں جو اس سال بعض دوستوں نے سستی دکھائی ہے۔ وہ تھکان پر دلالت کرتی ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ بعض لوگ اس امتحان میں فیل نہ ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ ان پر رحم کرے اور ان کو بچالے۔ اللھم آمین

پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ بڑھتا ہوا بوجھ گذرا ہ میں سخت تنگی کئے بغیر نہیں اٹھایا جاسکے گا۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ اس امتحان میں کامیاب ہو۔ وہ اپنے بیوی بچوں کو اپنا ہم خیال بنائے اور اپنے خرچوں میں تنگی کرے۔ تاکہ یہ بوجھ اٹھ سکے۔ جو لوگ ایسا نہ کرینگے۔ وہ اپنی ناکامی پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگا بیٹھینگے۔ العیاذ باللہ" پس وعدہ نہ پورا کرنے والے احباب کو فوری توجہ کرنی چاہئیے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

میاں عبدالرشید صاحب بھیرہ ۱۵/
دس روپے زائد از وعدہ
ڈاکٹر گل محمد صاحب مسقط ۳۰/
شیخ محمود علی صاحب آر۔ ایم۔ مونگھیر ۱۰/
چوہدری اسمٰعیل صاحب جھمٹ ۵/
〃 محمود احمد صاحب چک ۹۹ شمالی ۵/
بابو محمد بشیر احمد صاحب فیروزپور چھاؤنی ۵/
چوہدری شاہ نواز صاحب بھلوال ۶/۴
بابو محمد الدین صاحب گنج لاہور ۲۰/
سید حسین صاحب ساگر شموگا ۵/
محمد الدین صاحب چک ۱۶ شمالی ۷/
غلام حیدر صاحب 〃 ۵/
قاضی محمد سعد اللہ صاحب کلکتہ ۳۷/
شیخ حبیب الرحمٰن صاحب اے۔ ڈی آئی شجاع آباد ۶۰/
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب کانپور حال میر علی کیمپ ۲۵/
شیخ محمد شریف صاحب موگا ۵/
چوہدری عبدالعزیز خان صاحب بیگم پور کنڈھی ۱۰/
سید فضل احمد صاحب پٹنہ کالج پٹنہ ۵/
ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ صاحب ناصر آباد ۱۵/
شیخ خادم حسین صاحب ۴۰/ معہ رحمت اللہ مرحوم ۵/ و اہلیہ صاحبہ شملہ ۵/ = ۵۰/
میاں محمد الدین صاحب پنڈی چری ۶/
شیخ غلام جیلانی صاحب الہ آباد ۸۱/
شیخ صاحب نے نہ صرف سال چہارم کے ساتھ اکتیس روپیہ کا اضافہ داخل فرمایا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی پچاس روپے سالانہ کے حساب سے چندہ تحریک جدید بھی چھ سال کا تین سو روپیہ یکمشت داخل فرما دیا جزاہ اللہ احسن الجزا۔ اور بھی کئی دوست ہیں جنہوں نے اس طرح چندہ آئندہ سالوں کا ادا کر دیا۔
مولوی محمد صالح صاحب قریشی قادیان ۱۵/
خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب پنشنر بیگم پور کنڈھی ۲۴۰/
زینب اہلیہ میاں فضل الدین صاحب گوجرانوالہ ۵/
چوہدری محمد عالم صاحب بوریانوالہ چک سکندر ۵/
〃 ولیداد صاحب ۵/
مولوی عبدالواحد صاحب ۵۰/ معہ اہلیہ سرینگر کشمیر ۱۶/ = ۶۶/
میاں اللہ دتا صاحب نارووال ۱۰/
چوہدری بشیر احمد صاحب ۵۵/ معہ اہلیہ ۱۲/ = ۶۷/
حامد علی صاحب برہ پورہ کھاگڑیہ ۲۴/
منشی فضل دین صاحب مبارک آباد ۹/
شیخ سلطان احمد صاحب سمہ سٹہ ۵/
مرزا اکبر بیگ صاحب لنگر وال ۵/
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دارالبرکات ۳۰/
امام علی خاں صاحب شاہجہانپور ۵/
قریشی نثار احمد صاحب 〃 ۶/
محمد یوسف خان صاحب لائلپور حال لاہور ۵/
منشی محمد خان صاحب پوسٹمین کھاریاں ۵/
بابو عبدالرزاق صاحب گونڈہ سٹی ۲۰/
منشی نصیر احمد صاحب پٹواری چک ۳۵۱ / W.B. ۱۲/
حبیب اللہ خان صاحب معہ اہلیہ گل بانو حیدرآباد دکن ۱۵۵/
مولوی محمد عثمان صاحب 〃 ۳۰/
مولوی محمد لقمان صاحب 〃 ۳۶/
محمد حسین صاحب چنتہ کنٹہ 〃 ۱۵/
عبداللہ صاحب 〃 〃 ۱۰/
خواجہ حسین صاحب 〃 〃 ۱۰/
راج محمد صاحب 〃 〃 ۱۰/
حسن محمد صاحب 〃 〃 ۱۰/
خواجہ معین الدین صاحب 〃 ۱۰/
حیدر علی صاحب برائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حیدرآباد دکن ۲۵/
حیدر علی صاحب برائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ حیدرآباد دکن ۱۰/
ہمشیرہ صاحبہ مولوی بہاؤ الدین صاحب 〃 ۱۰/
امۃ القیوم ۵/ و رقیہ بیگم ۵/ بنتان عبدالقادر صاحب صدیقی حیدرآباد دکن ۱۰/
احمد عبداللہ صاحب 〃 ۵/
اہلیہ صاحبہ رسول صاحب 〃 ۵/

اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب ۵/-
بشیر احمد صاحب (سلم پلی) ۵/-
احمد حسین صاحب ۱/-
محمد اسمٰعیل خان صاحب ۷/-
بابو عبد الغفور صاحب مرحوم مسجد فضل قادیان ۱۰/-
بابو غلام قادر صاحب مقدم زراعت ملتان ۱۱/-
سید امیر حسین شاہ صاحب تہال ۵/-
میاں امام الدین صاحب چک لنگریہ ۸/-
میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ ۸/-
مرزا محمد عنایت اللہ صاحب الکھنور ۱۵/-
مستری عبد العزیز صاحب " ۵/-
مستری فضل کریم صاحب " ۱۰/-
مستری عبد الشکور صاحب " ۵/-
اہلیہ صاحبہ بابو فضل الٰہی صاحب گوجرانوالہ ۵/-
اہلیہ صاحبہ شیخ عبد المجید صاحب گوجرانوالہ ۵/-
میاں ثناء اللہ صاحب سکھر سندھ ۵/-
بابو عبد الغفور صاحب بی۔ اے ناصر بھاڈ نگر ۵/-
عبد الوہاب صاحب بھاڈ نگر ۱۰/-
رشید احمد صاحب ارشد " ۱۵/-
عبد الکریم صاحب " ۵/-
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب اختر چک رمداس حال وزیر آباد ۲۰/-

حافظ غلام محمد صاحب دھیر کے کلاں ۵/-
محمدی بیگم صاحبہ دار الفضل ۵/- اضافہ
آمنہ بیگم صاحبہ بنت بابو سراج الدین صاحب دار الفضل ۱۰/-
ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جالندھر ۱۰/-
میاں محمد رفیق صاحب کلکتہ ۳۰/-
مستری عبد الحمید صاحب دار البرکات قادیان ۵/-
میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی ٹوبہ ٹیک سنگھ ۴۰۰/- ماہوار زائد از وعدہ
ملک غلام نبی صاحب کھاریہ ۱۰/-
مستری فتیا صاحب پٹیالہ ۵/-
خواجہ عبد الکریم صاحب خالد دار الرحمت ۵/-
چوہدری عبد الغنی صاحب نتھو پورہ ۵/-
جمعدار شیر محمد صاحب راولپنڈی ۱۰/-
چوہدری احمد مختار صاحب معہ اہلیہ صاحبہ اکال گڑھ ۲۰/-
بابو محمد یعقوب صاحب ایبٹ آباد ۵/-
چوہدری ظہیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ڈبگران راولپنڈی ۱۷/-
مستری محمد الدین صاحب راولپنڈی ۷/-
شیخ مسعود الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ڈبگران ۱۲/-
بابو محمد ابراہیم صاحب پوسٹ ماسٹر کھنی قادیان ۵۰/-
میاں ثناء اللہ صاحب چانگریاں ۵/-

میاں علی محمد صاحب چانگریاں ۵/-
راجہ محمد عبد اللہ صاحب پٹواری کوٹلہ سیدان شاہ پور صدر ۵/-
پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب معہ اہلیہ صاحبہ پٹنہ کالج ۱۳۵/-
چوہدری غلام جیلانی خان صاحب سرگودھا ۵/-
میاں عبد الکریم صاحب موٹی والا ۵/-
بشیر احمد خان صاحب ولد ولی محمد خان صاحب نوشہرہ کشمیر ۵/-
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب امرتسر ۱۰۵/-
فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے جو زراعت کے مضمون کی تعلیم دے سکے خواہشمند

احباب اپنی درخواستیں مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد تر ارسال فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم الف

(قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء)

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ میاں داس ولد مہا چند ذات ملوک ساکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۵ اکتوبر ۳۸ء مقرر کیا ہے لہٰذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۹/۹/۳۸ء

(نور الدین) دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم الف

(قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء)

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ صلابت ولد سردارا۔ احمد ولد دلدار الٰہی ساکنہ ٹبی ٹلہرہ۔ ذات ٹلہرہ ساکنہ ٹبی ٹلہرہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۰/۱۰/۳۸ء مقرر کیا ہے لہٰذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۹/۹/۳۸ء

(نور الدین) دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم الف

(قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء)

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ جہانہ ولد دادو ذات لال ساکنہ چک ۲۴۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھوانہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۸/۱۱/۳۸ء مقرر کیا ہے لہٰذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۹/۹/۳۸ء

(نور الدین) دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منگو
مہرالدین۔ برکت علی گو لگا۔ بر خلاف مہرالدین
برادر خود پسران رانجھا ذات اوان سکنہ گھلیاں
تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ
۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔
اور یہ کہ بورڈ نے بمقام مکیریاں درخواست
کی سماعت کیلئے یوم مورخہ $\frac{12}{38}$ ۱۶ مقرر کیا
ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ
یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے
سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۸ء
(دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ فتح الدین ولد
خانا ذات گوجر سکنہ باسہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور
نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی
ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست
کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{1}{39}$ ۱۸ مقرر کیا
ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ
یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ
کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء
دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ
قرضہ دسوہہ) (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین
پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ تلسی رام
ولد گھسیٹا رام ذات راجپوت سکنہ سیوک
تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ
مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ
نے بمقام تلواڑہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم
مورخہ $\frac{12}{38}$ ۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور
پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص
متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً
پیش ہوں۔ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء دستخط
چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ
(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ بہوڑو
ولد فتیا ذات گوجر سکنہ باسہ تحصیل دسوہہ
ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور
ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ
بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی
سماعت کیلئے یوم مورخہ $\frac{1}{39}$ ۱۸ مقرر کیا ہے
لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ
یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ
پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء دستخط چیئرمین صاحب
بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ (بورڈ کی مہر)

نوٹس زیر دفعہ ۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۱۹۳۴ء
بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
دسوہہ ضلع ہوشیار۔
بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ناکو ولد
کوراں ذات ادھرمی ساکن موضع بٹوارہ تحصیل
حاجی پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے
درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور
بورڈ نے $\frac{12}{38}$ ۸ تاریخ بمقام تلواڑہ برائے سماعت
درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہاں
مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو
چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو
اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ $\frac{8}{38}$ ۴
دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی
بورڈ قرضہ دسوہہ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ۔ امداد مقروضین
پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سرتو ولد
میا۔ خوشیا۔ اودہو بذاتہ وبذمہ داری رلا
برادر حقیقی خو میراں۔ سرجن ذات کمہار سکنہ
بھمبو تاڑ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے
زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی
ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام تلواڑہ درخواست
کی سماعت کیلئے یوم مورخہ $\frac{12}{38}$ ۹ مقرر کیا ہے
لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص
متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً
پیش ہوں۔ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء دستخط
چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ کرم الدین
ولد حاکم ذات گوجر سکنہ باسہ تحصیل دسوہہ
ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک
درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام
دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ
$\frac{1}{39}$ ۱۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض
کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ
مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں
مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء
دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی
بورڈ قرضہ دسوہہ
(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین
پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ ولی محمد
ولد مشو ذات گوجر سکنہ باسہ تحصیل دسوہہ
ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ
مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ
کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست
کی سماعت کیلئے یوم مورخہ $\frac{1}{39}$ ۱۸ مقرر کیا
ہے۔ لہذا جائے مذکور ولی محمد کے جملہ
قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ
مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں
مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء (دستخط چیئرمین صاحب
بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ) (بورڈ کی مہر)

نوٹس زیر دفعہ ۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱ ایکٹ ۱۹۳۴ء
بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
دسوہہ ضلع ہوشیارپور
بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چندا
المعروف محمد احمد۔ نذیر احمد پسران وزیر
ذات گوجر و احمد علی ولد منشی ذات گوجر ساکن
پسوال موضع پسوال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور
نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی
ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ $\frac{11}{38}$ ۱۵ تاریخ بمقام ٹانڈہ
برائے سماعت درخواست مذکور کی ہے تمام قرض
خواہاں مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو
چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً
حاضر ہوں۔ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۸ء دستخط
چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سرہا ولد کرم
پوہلو۔ ڈھیرو بذاتہ بذمہ داری مکندہ برادر
زادہ خود پسران ارجن ذات کمہار سکنہ بھمبو
تاڑ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ
۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ
کہ بورڈ نے بمقام تلواڑہ درخواست کی سماعت
کیلئے یوم مورخہ $\frac{12}{38}$ ۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور
پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ
مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء (دستخط چیئرمین صاحب
بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ
(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۴ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ وتکا ولد
تول ذات چاہنگ سکنہ بارڈی تحصیل دسوہہ
ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور
ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے
بمقام تلواڑہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم
مورخہ $\frac{12}{38}$ ۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر
مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ
مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں
مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء
دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی
بورڈ قرضہ دسوہہ
(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین
پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ پچھمن داس
ولد ٹھنڈی ذات چاہنگ سکنہ بارڈی تحصیل
دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ
مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ
بورڈ نے بمقام تلواڑہ درخواست کی سماعت
کیلئے یوم مورخہ $\frac{12}{38}$ ۹ مقرر کیا ہے لہذا جائے
مذکور پر پچھمن داس کے جملہ قرض خواہ یا دیگر
اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے
اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء
دستخط چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ
قرضہ دسوہہ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ اخبار بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار لنڈن سے اطلاع دیتا ہے کہ جرمنی میں نازی حکومت کے خلاف بے چینی بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ ماہ برلن کے تمام اخبارات میں ایک پمفلٹ موصول ہوا۔ جس میں بیان کیا گیا تھا کہ نازیوں نے چیکوسلواکیہ کے خلاف جو پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے اس میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگرچہ جرمنی کی حکومت نہایت امن پسند ہے مگر سوڈیٹن جرمن کے باعث حکومت جرمنی جنگ کے لئے مجبور ہو گئی ہے نیز اس بات پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ جنوبی ٹائرل میں رہنے والے جرمنوں کو مسولینی نے حکم دیا ہے کہ وہ جرمن زبان استعمال نہ کریں۔ پولینڈ میں جرمنوں کے سکول یکے بعد دیگرے بند کر دیئے گئے ہیں۔ جرمن ملازمتوں سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ اس پر ہٹلر کے دل میں درد پیدا نہیں ہوا لیکن چیکوسلواکیہ کے جرمن باشندوں کے حقوق کے لئے نازی لڑنے مرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ جرمن جنرل سٹاف نے نازی گورنمنٹ کو چیکوسلواکیہ کے خلاف جنگ کرنے کے متعلق انتباہ کیا ہے اور کہا ہے کہ روس۔ فرانس۔ برطانیہ اور امریکہ چیکوسلواکیہ کا ساتھ دے رہے ہیں ان حالات میں چیکوسلواکیہ کے خلاف جنگ کرنا قرین مصلحت نہ ہوگا۔

شیلانگ ۱۲ ستمبر۔ کافی بحث و تمحیص کے بعد آسام اسمبلی نے موجودہ وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کی اجازت دیدی۔ اس کے لئے سپیکر نے کل دو بجے کا وقت مقرر کیا ہے۔ حزب مخالف کو امید ہے کہ ۵۵ ارکان تحریک کے حق میں رائے دیں گے۔ کل ارکان کی تعداد ۱۰۸ ہے۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں چودہ دن کی توسیع کر دی ہے۔

شملہ ۱۲ ستمبر۔ دہلی کے مندر نما عمارت کے قضیہ میں آج ہندوؤں کے ایک وفد نے ہوم ممبر سے ملاقات کی اس سے پہلے کی خبر مظہر تھی کہ لالہ جی کی پیشگوئیوں کے مطابق اگر ہوم ممبر کا جواب ہمدردانہ ہوا تو دہلی کے حالات اعتدال پر آجائیں گے ورنہ پھر ستیہ گرہ اور سول نافرمانی کا خطرہ ہے۔

شملہ ۱۲ ستمبر۔ وزیر اعظم بنگال نے آج وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں کابینہ بنگال کی مفروضہ تبدیلیوں کا کوئی ذکر نہیں ہوا یہ ملاقات محض اس لئے کی گئی ہے کہ آیا بنگال میں جبری تعلیم کے سلسلہ میں حکومت بنگال نیا ٹیکس لگا کر روپیہ فراہم کرنے کی مجاز ہے یا نہیں۔

ناگپور ۱۲ ستمبر۔ ناگپور مسلم لیگ نے مسلمانوں کو کہا ہے کہ ۵ ستمبر کو اسمبلی ہال کے سامنے سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کریں۔ اور اسمبلی کے ممبروں پر واضح کر دیں۔ کہ "ودیا مندر" کے نام سے جو تعلیمی سکیم شروع کی گئی ہے اس کا نام اور اس کی تعلیمی خصوصیات مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر رہی ہیں۔ نیز مسلمان مطالبہ کریں گے کہ ایسی ہر سکیم میں مسلمانوں کے جذبات اور ان کے حقوق کو مد نظر رکھا جائے۔

جنیوا ۱۲ ستمبر۔ لیگ اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر ڈبلیو۔ جے جارڈن کمشنر نیوزی لینڈ صدر نے کہا۔ ہمیں امید ہے کہ امن بحال رہے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر امن شکنی کی گئی تو وہ ممالک بھی جو دور واقع ہیں غیر جانبدار نہیں رہیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی بین الاقوامی معاہدہ کیا جائے اور ہوائی بمباری کو قطعاً ناجائز قرار دیا جائے

کولمبو ۱۲ ستمبر۔ سیلون میں کل زبردست زلزلہ آیا اس زلزلہ سے کولمبو کی ابزرویٹری بے کار ہو گئی تھی مسٹر غنڈرڈ ابزرویٹری کا بیان ہے کہ گذشتہ ۳۰ سال کے عرصہ میں اتنا زبردست جھٹکا محسوس نہیں کیا گیا۔

موگا ۱۲ ستمبر۔ روسی اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ نے چین کو زیادہ زور شور سے فوجی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے اس مقصد کے مد نظر روس کی اسلحہ ساز فیکٹریوں میں دگنی اور تگنی تعداد میں اسلحہ تیار کئے جائیں گے۔ مزید سلح کاریں۔ ٹینک اور لاریاں چین بھیجی جا رہی ہیں دو سات سو چینی افسر ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے روانہ ہونے والے ہیں ان کے علاوہ ۴۶۲ نوجوان ہوا بازی کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ یکم جون سے تقریباً ۵۰۰ فوجی مشیر چین جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

نیورمبرگ ۱۲ ستمبر۔ آج ہر ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی کو موجودہ حالت پر لانے کے لئے ہمیں ہزاروں کی تعداد میں جیل جانا پڑا۔ آج پھر انہیں واقعات کا اعادہ ہو رہا ہے۔ آج جو ہمارے دشمن ہیں اس وقت بھی وہ جرمنی کے دشمن تھے۔ دوران تقریر میں وہ خونی جھنڈا جسے ۱۹۲۳ء کی نازی بغاوت کے دنوں میں استعمال کیا گیا تھا۔ پلیٹ فارم پر لگا ہوا تھا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ آج لنڈن میں شہزادہ آرتھر آف کناٹ ۵۵ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔

کراچی ۱۲ ستمبر۔ دریائے سندھ کے نزدیک ایک نیا بند تعمیر کرنے کے لئے حکومت نے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ دریائے سندھ کے اس مقام کے نواح میں جہاں یہ بند تعمیر کیا جاتا ہے علاقہ خطرہ میں ہے۔

انگورہ ۱۲ ستمبر۔ اگر یوگوسلاویکیہ رومانیہ اور یونان نے چیکوسلاویکیہ کی امداد کے لئے فرانس کا حلیف ہونے کی صورت میں جنگ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا تو ترکی بھی ان کا ساتھ دیگا ورنہ وہ غیر جنبہ داری اختیار کریگا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم یوگوسلاویکیہ انگورہ آ رہے ہیں تاکہ صورت حال کے متعلق وزیر اعظم اور کمال اتاترک سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔

پیرس ۱۲ ستمبر۔ حکومت فرانس نے تمام بحری افسروں کی رخصت منسوخ کر دی ہے۔ بحر روم اور بحر اوقیانوس کے فرانسیسی جنگی بیڑوں کو چند گھنٹوں کے نوٹس پر نقل و حرکت اور سفر کرنے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیدیا ہے۔

پیرس ۱۲ ستمبر۔ اگر جرمنی اور چیکوسلاویکیہ میں جنگ چھڑ گئی تو سوویٹ حکومت کم از کم ۳ ہزار جنگی طیارے حکومت چیکوسلاویکیہ کی امداد کو بھیجے گی

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ سکاٹ لینڈ کے سمندروں اور بحر روم کی برطانی جنگی بیڑے کا مظاہرہ شروع ہو گیا ہے بحر شمالی میں ہفتہ کے آخر تک تمام جہاز پہنچ جائیں گے۔ بحر روم کا بیڑہ مالٹا سے روانہ ہو گیا ہے۔

پیرس ۱۲ ستمبر۔ وزیر خارجہ فرانس نے اعلان کیا ہے کہ اگر جرمنی نے چیکوسلاویکیہ پر حملہ کیا تو فرانس اس بات کا انتظار کئے بغیر کہ برطانیہ اس کا ساتھ دیتا ہے یا نہیں۔ چیکوسلاویکیہ کی آزادی کے تحفظ کے لئے ہر ممکن امداد سے ہرگز نہیں رکے گا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ آج صبح برطانی کابینہ نے اعلان کیا کہ اگر جرمنی نے چیکوسلاویکیہ پر حملہ کیا تو اسے سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اسے فرانس سے ہی نبرد آزما نہیں ہونا پڑے گا بلکہ اسے برطانیہ کے مقابلہ کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔

شملہ ۱۲ ستمبر۔ اسمبلی میں آج صدر کے رولنگ کے متعلق اخبارات میں بیان کرانے کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ کوئی رکن اسمبلی صدر کے رولنگ کے متعلق اخبارات میں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی

نوجوانانِ جماعت سے خطاب

پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ قائم کرو!

احباب کرام:- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قومی ترقیات کے لئے جدوجہد کے وقت چھوٹوں اور بڑوں ناتوانوں اور ضعیفوں کی نظر قوم کے نوجوانوں ہی کی طرف اٹھتی ہے۔ کہ وہ اپنی اٹھتی جوانی اور طاقت وہمت کے ایام میں قوم کی ترقی اور بہبود کے لئے ساعی ہوں۔ قومی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ اور جادۂ استقامت پر گامزن ہوتے ہوئے قوم کو بام رفعت پر پہنچانے میں ممد ہوں۔

مگر جسطرح ملکی فتوح کے لئے قبل از وقت فوج کی تنظیم و تربیت ضروری ہے۔ اسی طرح مذہبی وملی جنگ کیلئے نوجوانوں کی تنظیم، اُن کی صحیح اصول کے مطابق تربیت اور اُن میں اخلاص ایمان جفاکشی اور جذبۂ ایثار و اطاعت پیدا کرنا لابدی ہے آقائنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی، نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان کے اصولوں کی حامل نہ ہوں جنکو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اُسوقت تک اس سلسلہ کا ترقی کیطرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا۔"

پھر فرمایا:-

"اور وہ اصلاح اسی رنگ میں ہوسکتی ہے۔ کہ نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں، کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آجائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

اسی غرض کے پیش نظر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی جس کے ارکان کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"تمہارا فرض ہوگا۔ کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو۔ تم نمازوں کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو، تم تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی۔ بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بےکسوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو۔ کہ احمدی کے اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں۔" نیز فرمایا:-

"نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی حالت کو سدھارنے اور دین کی خدمت کے لئے تقویٰ اور سعی سے کام لینے کیطرف توجہ کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ر اپریل ۱۹۳۸ء)

اے نوجوانانِ جماعت! کمرہمت کس کے اٹھو اور اپنے محبوب مطاع ہاں اس محبوب مطاع کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اٹھو، جس کے ہاتھ پر تم نے اپنی جان و مال الغرضیکہ سب ہی کچھ بیع کردیا ہے جس سے ناطہ جوڑ کے تم نے دنیا جہان سے منہ موڑا۔ اعزا و اقربا کو چھوڑا۔ اٹھو! اور اخلاص کے اس مظاہرہ میں کسی سے پیچھے نہ رہو۔ زندگی اور بیداری، فرض شناسی اور ذمہ داری کے احساس کا ثبوت دو۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق "تم حزب اللہ بن جاؤ۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت، نیکی اور سچائی ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرلو۔ اور دنیا کی بہتری میں لگ جاؤ۔ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ.... پھر دیکھو! کس طرح اللہ تعالےٰ کی نصرت تمہیں کامیاب کرتی ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ر اپریل ۱۹۳۸ء)

اپنے ہاں نوجوانوں کو منظم کرو۔ حضور اقدس کے خطبات مندرجہ الفضل ۱۰ر اپریل و ۱۳ر اپریل اور پروگرام و ہدایات مندرجہ پشت ہذا کی روشنی میں فوراً کام شروع کردو۔ اور خاکسار کو اطلاع دو۔ قادیان کے جملہ محلہ جات میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ بیرونجات سے تادم تحریر ۵۶ مجالس کے قیام کی اطلاعات موصول ہوچکی ہیں۔ بیرونِ ہند سے نیروبی، ممباسہ میگاڈی (ایسٹ افریقہ) اور سیلون سے مجالس کے قیام اور باقاعدہ کام کرنے کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ ان کے علاوہ انگلستان نائیجیریا اور فلسطین میں بھی مجالس قائم ہورہی ہیں۔

اٹھو! اٹھو! سستیاں دور کرو۔ اور غفلتیں چھوڑ دو۔ نوجوانوں کے ذہن میں یہ بات ڈال دو۔ اور اُن کے قلوب پر اس کا نقش کردو۔ کہ "جو شخص کام کرتا ہے۔ وہ عزت کا مستحق ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا، بلکہ نکما رہتا ہے۔ وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے۔ اور یہ کہ معمولی دولتمند یا زمیندار تو الگ رہے۔ اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکما رہتا ہے۔ تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے۔ اور اس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے جو کام کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

اس تگ و دو اور جدوجہد میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو بھی ملحوظ رکھو۔ کہ

"میں انہیں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ یعنی یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ اور اُن مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی جو میرے اس خطبہ کے نتیجے میں قائم ہوں۔ کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھیں۔ کہ اُن کا تعداد پر بھروسہ نہ ہو۔ بلکہ کام کرنا ان کا مقصود ہو۔" کہ حضور فرماتے ہیں:-

"میں کہتا ہوں۔ یہ سوال نہیں۔ کہ تمہارے دس ممبر ہیں یا پچاس یا سو۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک سیکرٹری یا پریزیڈنٹ ہی "کہی" ہاتھ میں لے لے اور گلیوں کی صفائی کرتا پھرے۔ یا لوگوں کو نماز کے لئے بلائے۔ یا کوئی غریب بیوہ جس کے گھر سودا لاکر دینے والا کوئی نہیں۔ اُسے سودا لاکر دے دیا کرے تو بے شک پہلے لوگ اُسے پاگل کہینگے مگر چند دنوں بعد اُس سے باتیں کرنے لگ جائیں گے۔ پھر انہیں میں سے بعض لوگ ایسے نکلیں گے۔ جو کہیں گے۔ کہ ہمیں اجازت دیں۔ کہ ہم بھی آپ کے کام میں شریک ہوجائیں۔ اس طرح وہ ایک سے دو ہوجائیں گے۔ دو سے چار ہوں گے۔ اور بڑھتے بڑھتے ہزاروں نہیں لاکھوں تک پہنچ سکتے ہیں۔"

پس "بجائے اس کے کہ وہ تعداد بڑھانے کے شوق میں کام نہ کرنے والوں کو اپنے اندر شامل کریں۔ جنہیں بعد میں نکالنا پڑے۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ صرف کام کرنے والوں کو اپنے اندر شامل کیا جائے۔ اور جو کام کرنے کا شوق اپنے اندر نہیں رکھتے۔ انہیں شامل نہ کیا جائے۔ کیونکہ اندر سے گند نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن باہر سے گند نہ آنے دینا بہت آسان ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

خادم الاحمدیہ

خاکسار

خالد بی اے (آنرز) سیکرٹری مجلس

خدام الاحمدیہ قادیان

التماس ضروری:- جن اصحاب تک یہ ضمیمہ پہنچے۔ اُن سے پُرزور درخواست ہے۔ کہ اگر اُن کے ہاں اس وقت تک مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ تو احباب جماعت کو جمع کرکے انہیں یہ سنائیں۔ اور اپنے ہاں مجلس کی شاخ قائم کریں۔ نیز یہ ضمیمہ مقامی مجلس کے سیکرٹری کو دیدیں۔ خاکسار سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد نامہ اور پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ میں داخلہ کے وقت مندرجہ ذیل عہد ہر ممبر سے لیا جائے۔ تمام عہد کنندگان کے نام محفوظ رکھے جائیں۔ اور خاکسار کو اُن کے متعلق اطلاع دی جائے۔

عہد نامہ

مَیں عہد کرتا ہوں :۔

(۱) کہ اگر کبھی وقت خدانخواستہ جھوٹ بولوں اور وہ جھوٹ ثابت ہو جائے۔ تو میں خوشی سے ہر سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہونگا۔

(۲) میں آئندہ یہی سمجھونگا۔ کہ میں احمدیت کا ستون ہوں۔ اور اگر میں ذرہ بھی ہلا۔ اور میرے قدم ڈگمگائے۔ تو میں سمجھونگا۔ کہ احمدیت پرزد آگئی۔

(۳) مقرر کردہ پروگرام پر عمل نہ کرنے یا غیر حاضر ہونے کی صورت میں جو بھی سزا تجویز کی جائے۔ اُسے بخوشی قبول کروں گا۔

(۴) میں اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرونگا۔ کہ اپنے فوائد کو بالکل بھلا دوں۔ اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا مقصود قرار دے لوں۔

(۵) کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ باقی ممبروں کے ساتھ شامل ہو کر مجلس کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہاتھ سے کام کرتا ہؤا خدمتِ خلق کرونگا۔

(۶) اگر مجلس کو ضرورت پڑے۔ تو سال میں دس دن اکٹھے وقف کروں گا۔

(۷) نصف گھنٹہ کے ہاتھ کے کام کے علاوہ اوقاتِ دیگر میں سے بھی کچھ وقت مجلس کے باقی پروگرام مثلاً امدادِ بیوگان و مساکین یا تبلیغ وغیرہ کے لئے وقف کرونگا۔

(۸) حسب استطاعت ماہوار چندہ دوں گا۔

پروگرام

مجلس کے لئے ذیل کا پروگرام تجویز کیا گیا ہے :۔

(۱) "پروگرام تحریک جدید کا ہی ہو۔ تم تحریک جدید کے والنٹیر ہو گے۔ تمہارا فرض ہو گا۔ کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو۔ تم نمازوں کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو۔ تم تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی۔ بلکہ ہر مذہب کے غریبوں اور مسکینوں اور بے کسوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو۔ کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں۔"

"ممبر نوجوانوں کے اخلاق درست کریں۔ انہیں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی ترغیب دیں سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کریں...... دینی علوم پڑھنے اور پڑھانے کی طرف توجہ کی جائے"

{ اقتباسات از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ }

(۲) ہر ممبر کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ مجلس کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق خدمتِ خلق کیلئے وقف کرے۔ سارے ممبر ایک جگہ جمع ہو کر کام کریں۔ اگر مجلس کو ضرورت پیش آئے۔ تو ہر ممبر کم از کم دس دن سال میں اکٹھے وقف کرے۔

(۳) ہاتھ کے کام میں سڑکوں کی صفائی، بوجھ اٹھانا۔ اسٹیشنوں پر پانی پلانا۔ محتاجوں کا سامان اٹھانا۔ تکفین و تدفین وغیرہ شامل ہیں۔

(۴) نمازوں میں باقاعدگی پیدا کرنا۔ اور صبح کی نماز کے لئے جگانا۔

(۵) کمزوروں کی تربیت کرنا۔

(۶) بیماروں کی عیادت

(۷) فرسٹ ایڈ (اگر ممکن ہو۔)

دیگر ہدایات

(۱) روزانہ اجتماعی کام کیلئے نصف گھنٹہ حسب حال مقرر کرنے کی ہر مجلس کو اجازت ہے۔

(۲) ہفتہ وار رپورٹ ہر جمعہ کو ارسال کر دی جائے۔ خانہ پُری ہر روز ضروری ہے۔ یہ رپورٹ بک پوسٹ کے ذریعہ دو پیسہ میں بھیجی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ لفافہ کھلا رکھا جائے۔ اور اس میں کوئی خط نہ ڈالا جائے۔

(۳) بیواؤں کی خبر گیری کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ تاکہ قبیح نتائج پیدا نہ ہوں۔ نوجوان بیواؤں کی امداد عمر رسیدہ اشخاص کو کرنی چاہیئے اور عمر رسیدہ بیواؤں کی نوجوانوں کو۔ مختلف ممبروں کو باری باری اس کام پر مقرر کیا جائے۔ ممبران کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ وہ بیوگان کے گھروں میں داخل نہ ہوں۔ نہ وہاں سے کچھ کھائیں پیئیں۔ اور نہ اُن سے کسی قسم کے تعلقات بڑھائیں۔

(۴) ممبروں کی تعداد بڑھانے کیلئے تحریک جاری رکھی جائے۔ ممبر بناتے وقت یہ دیکھ لیا جائے۔ کہ وہ کام کرنے والے اشخاص ہوں۔

(۵) صبح کی نماز کے لئے ہمیشہ جگایا جائے۔ بلکہ ایک ہفتہ جگانے کے بعد ایک ہفتہ چھوڑ دیا جائے۔ تا لوگوں میں جگانے سے ہی اٹھنے کی عادت نہ پیدا ہو جائے۔ (فی الحال احمدیوں کو ہی اٹھایا جائے)

(۶) کم از کم نصف گھنٹہ کیلئے ہر روز اجتماعی کارگذاری ضروری ہے۔ نمازوں کے لئے ہشیار اور بیدار کرنا۔ عیادت، بچوں کی تربیت، بیوہ پروری، وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔

(۷) بچوں کی نگرانی کے لئے چالیس سال سے زائد عمر کے احباب مقرر کئے جائیں جن میں ہمت اور استقلال ہو۔ اور اُن کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں :۔

(۱) بچوں کو پنجگانہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں۔

(۲) سوال و جواب کے طور پر دینی و مذہبی مسائل سمجھائیں۔

(۳) اُن سے وہ کام لیں جن کے نتیجہ میں محنت کی عادت، سچ کی عادت، نماز کی عادت اُن میں پیدا ہو۔

(۴) بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں۔

(۵) اُن کی اخلاقی خرابیوں مثلاً گالی گلوچ کو دور کریں۔

(۶) اُن میں اخلاق فاضلہ پیدا کریں۔

(۷) پریڈ (اگر ممکن ہو)

(۸) ممبران کو کام میں باقاعدہ حاضر ہونے کیلئے ہر زعیم کا فرض ہے۔ کہ انہیں تلقین کرے اور اپنی انتہائی کوشش اس کام میں صرف کرے،

(۹) تمام زعماء اپنے جملہ ممبران کی فہرست معہ فہرست مقررہ چندہ سیکرٹری کو بھیجدیں۔

(۱۰) ہر مجلس کو چاہیئے۔ کہ ہفتہ وار رپورٹ کے علاوہ ایک ماہوار رپورٹ بھیجا کرے جسمیں روزانہ معمولی کاموں کے علاوہ خاص واقعات اور کاموں کا ذکر ہو۔ جس میں بحیثیت مجلس نمایاں طور پر کام کیا گیا ہو۔ مثلاً غیر احمدی اور دیگر مذاہب کے لوگوں کی دعوتوں اور جلسوں کے انتظامات اُن کے بیماروں کی عیادت وغیرہ

(۱۱) دیگر مذاہب کی بیواؤں کے پاس بلا واسطہ نہ پہنچا جاوے۔ بلکہ اُن مذاہب کی سوسائٹیوں کو لکھا جاوے۔ کہ ہم حتی الوسع آپ کی خدمت کیلئے تیار ہیں۔ پھر وہ سوسائٹیاں اگر بیواؤں کی خدمت سپرد کریں۔ تو ہی کی جائے۔ اگر جلسوں اور دعوتوں کے انتظامات سپرد کریں۔ تو وہی کئے جائیں۔

(۱۲) کسی رکن کی ایک غیر حاضری بھی برداشت نہ کی جائے۔ بلکہ فوراً ہر مجلس کی کمیٹی اس پر تعزیری کارروائی کرے۔ اور غیر حاضر کو سزا دے۔ اگر کوئی زعیم سست ہو۔ یا کسی ریزولیشن پر عمل نہ کرے تو مجلس مرکزیہ اس پر تعزیری کارروائی کرے۔

(۱۳) اس ہفتہ میں بھی جبکہ جگانے وغیرہ کا پروگرام نہ ہو۔ ان لوگوں کو جو نمازوں میں خاص طور پر سست ہیں۔ جگایا جائے۔

(۱۴) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو کہ "اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھولدے۔ اور اُن لوگوں کو جنکو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانا شروع کر دے۔ تو یہی ایک ایسی خدمت ہو گی۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی رضاء کا مستحق کر دیگی" بھی لائحہ عمل میں شامل کیا جائے۔

(۱۵) حضرت امیر المؤمنین کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ "مجلس خدام الاحمدیہ کیلئے خدمت کا ایک موقع ہے۔ اسکے والنٹیر لوگوں کے گھروں میں جائیں۔ اور مردوں اور بچوں کو (تحریک جدید کے جلسوں میں شریک ہونے کی) تحریک کریں" تمام ارکان تحریک جدید کے جلسوں میں مستعدی سے کام کریں۔ اور کوئی مرد یا بچہ ایسا نہ چھوڑیں جو ان میں شامل نہ ہو۔

(۱۶) ہر مجلس کو اختیار ہو گا۔ کہ وہ ارکان سے جمع شدہ چندہ میں سے (جو رسید دیکر وصول کیا جائے) ¾ مقامی ضروریات کے لئے خرچ کرے باقی ¼ مرکز میں جمع کروانا ضروری ہے۔ اس چندہ کے علاوہ ایسے اصحاب سے جو رکن نہ ہوں زعماء و دیگر اصحاب عطیہ جات لیں۔ جو مرکزی ضروریات کے لئے مرکز میں جمع کرائے جائیں۔ رسید بک ختم ہونے پر مرکزی سیکرٹری کو بھیجی جائے۔ اور نئی رسید بک منگوائی جائے۔

(۱۷) غیر حاضر ارکان کو ایسی سزا دی جائے۔ جو اُن میں احساسِ ندامت پیدا کر دے۔ مثلاً تبلیغ، مسجدوں کی صفائی وغیرہ، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے چھوٹی کتب کا مطالعہ اور امتحان، پنکھا کشی، بعض فوری کاموں میں ان سے استفادہ وغیرہ

خادم الاحمدیہ
خاکسار
خالد بی۔ اے (آنرز) سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ
قادیان دارالامان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی